10257-ٹیشو پیپر کے ساتھ استنجاء پر اکتفا کرنے کا جواز

سوال

جی ہاں مجھے معلوم ہے قضائے حاجت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر قضائے حاجت اور پیشاب کیا جائے، لیکن میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ اس کے خیال میں ہمیں قضائے حاجت کے بعد دبر کو پانی کے ساتھ دھونا چاہیے نہ کہ صرف ٹشو پیپر کے ساتھ.
قضائے حاجت کے بعد میں دبر صاف کرنے کے لیے ٹشو پیپر کے علاوہ کوئی اور چیز استعمال نہیں کرتا اور بعد میں ہاتھ دھولیتا ہوں، تو کیا کوئی ایسا اسلامی حکم ملتا ہے جس میں ہمیں دبر صاف کرنے کے لیے پانی استعمال کرنا لازم ہو؟
مجھے امید ہے کہ ایسا کوئی حکم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ معاملہ مشکل ہے اور یہ پریشانی ڈسٹرب کرنے کا باعث ہے، میں ہر بار پانی استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن میرے ارد گرد جگہ میں پانی گر جاتا ہے. ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مؤمن شخص پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا واجب ہے، چاہے وہ حکم اس کی خواہش اور ذہن کے خلاف بھی جاتا ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور کسی بھی مؤمن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ واضح اور کھلی گمراہی میں جا پڑا}.الاحزاب(36).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، اور جو بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالی کا خوف رکھے اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں یہی نجات پانے والے ہیں}.النور(51–52).

اور جب مومن شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تسلیم کرتے ہوئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تو اس راستے میں جو بھی مشقت آئیگی اس کو اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا :

"تیرا اجر تیرے خرچ کرنے اور تیری تھکاوٹ کے مطابق ہوگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر(1787) صحیح مسلم حدیث نمبر(1211).

رہا اس مسئلہ کا حکم تو وہ درج ذیل ہے :

قضائے حاجت کے بعد نجاست صاف کرنے کے لیے پانی کا استعمال واجب نہیں، بلکہ یہ نجاست پتھر اور مٹی کے ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ وہ اشیاء جن سے نجاست زائل ہو سکے استعمال کر کے بھی زائل کرنی جائز ہے اور اس کی دلیل مسند احمد کی درج ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے کر جائے، اور ان سے صفائی کرے یہ اس کے لیے کافی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (23627) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (44) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ صرف پتھروں پر ہی اکتفا کرنا جائز ہے، اور یہ کہ پانی کا استعمال واجب نہیں.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (208/1).

پتھر یا ٹشو پیپر پر اکتفا کرنے کے جواز کے باوجود پانی استعمال کرنا افضل اور بہتر ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے جاتے تو میں اور ایک میرا جیسا بچہ پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء فرماتے"

اداوۃ چمڑے کے برتن کو کہتے ہیں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (150) صحیح مسلم حدیث نمبر (271)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کو کہا :

"تم اپنے خاوندوں کو کہو کہ وہ پانی سے استنجاء کیا کریں، میں ان سے شرماتی ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (19) امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (101/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے، ان کا اختیار یہی ہے کہ اگرچہ پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنا کافی اور جائز ہے، لیکن ان کے ہاں پانی کے ساتھ ہی استنجاء کرنا افضل اور بہتر ہے. اھ

اور اگر ٹشو پیپر استعمال کر کے پانی استعمال کیا جائے یعنی دونوں ہی کام کیے جائیں تو یہ اکمل اور افضل اور سب سے بہتر اور نور علی نور ہے، لہذا پہلے ٹشو پیپر استعمال کریں اور بعد میں پانی.

دیکھیں : المجموع للنوی (100/2).

واللہ اعلم اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.